REGD. No. L 5254

— بسم اللہ الرحمن الرحیم —

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

165

ربوہ

روزنامہ

یوم جمعہ

۴ رجب سنہ ۱۳۷۵ھ

الفضل

فی پرچہ ۱؍۔

جلد ۴۵/۱۰ ۔ ۱۷ تبلیغ ۱۳۳۵ ہش ۔ ۱۷ فروری سنہ ۱۹۵۶ء ۔ نمبر ۴۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت لاہور پہنچ گئے

ربوہ ۱۶ فروری۔ پرائیویٹ سکرٹری صاحب مقام لاہور بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کل ڈیڑھ بجے بعد دوپہر بخیریت لاہور پہنچ گئے۔

— اخبار احمدیہ —

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو کل سے نزلہ اور کانوں کی درد اور آشوب چشم کی شکایت ہے۔ احباب کرام صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

— سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج کراچی سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نائب ناظر رشد و اصلاح کے چھوٹے دادا محترم چوہدری شاہ محمد صاحب چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودہا پر گزشتہ ہفتہ فالج کا حملہ ہوا تھا۔ آپ آجکل سرگودہا میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

تینوں مغربی طاقتیں مشرق وسطیٰ کے متعلق آزادانہ کارروائی کرنے کی پوری طرح مجاز ہیں

انکی یہ کارروائی اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق ہوگی۔ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ کا اعلان

واشنگٹن ۱۶ فروری۔ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر جارج ایلن نے کہا ہے کہ امریکہ برطانیہ اور فرانس اس بات کے پوری طرح مجاز ہیں کہ وہ مشرق وسطیٰ میں امن برقرار رکھنے کے لئے اقوام متحدہ کی وساطت کے بغیر اپنے طور پر خود آزادانہ کارروائی کریں۔ کل انہوں نے "وائس آف امریکہ" کے ایک انٹرویو میں کہا۔ تینوں مغربی طاقتیں اقوام متحدہ سے باہر رہ کر جو اقدام بھی کریں گی۔ وہ اقوام متحدہ کے منشور کے عین مطابق ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا اگر مشرق وسطیٰ میں کشیدگی کم نہ کی گئی۔ تو جنگ چھڑ جانے کا خطرہ ہے۔ ادھر واشنگٹن میں تینوں مغربی طاقتوں کے سفیروں کا کل پھر اجلاس ہوا۔ جس میں مشرق وسطیٰ کی صورت حال اور مشترکہ اقدام کے امکان پر غور کیا گیا۔

صدر آئزن ہاور اور مسٹر انتھونی ایڈن کی حالیہ ملاقات میں ضروری اقدامات کا جو فیصلہ کیا گیا تھا۔ اس کے نتیجہ میں ہی سفارتی نمائندوں کی یہ کانفرنس ہو رہی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ۱۹۵۰ء کے اعلان کے تحت تینوں مغربی طاقتیں اس بات کی مجاز ہیں کہ اگر اس علاقہ میں جارحانہ سرگرمیوں کی وجہ سے نقض امن کا اندیشہ ہو۔ تو وہ کسی مشترکہ اقدام کے لئے باہم صلاح و مشورہ کریں۔

برطانیہ کی طرف سے قبرص کو داخلی خود مختاری دینے کی پیشکش

خیال ہے عنقریب باضابطہ سمجھوتے پر دستخط ہو جائینگے

لنڈن ۱۶ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ نے قبرص کو داخلی خود مختاری دینے کی پیشکش کی ہے۔ خیال ہے یہ پیشکش منظور کر لی جائے گی۔ اور عنقریب باضابطہ ایک سمجھوتہ پر دستخط ہو جائیں گے۔ اس سمجھوتہ کے تحت امور خارجہ اور دفاع وغیرہ برطانیہ کے قبضہ میں رہیں گے۔ باقی تمام امور ایک خود مختار حکومت کے ہاتھ میں ہوں گے۔ ایک آزاد پارلیمنٹ منتخب کی جائے گی۔ جو ایک با اختیار حکومت کے ذریعہ داخلی معاملات کو سرانجام دے گی۔ نئے سمجھوتہ کے تحت قبرص کے ۸۰ ہزار ترک باشندوں کو ہر طرح کے مساوی حقوق حاصل ہوں گے۔ اور پارلیمنٹ میں بھی ان کو نمائندگی دی جائے گی۔

مراکش کی مکمل آزادی کے لئے بات چیت شروع ہو گئی

پیرس ۱۶ فروری۔ کل یہاں مراکش کی مکمل آزادی کے لئے مراکش کے نمائندوں اور حکومت فرانس کے درمیان بات چیت شروع ہو گئی۔ اس بات چیت کے سلسلہ میں سلطان مراکش سلطان سدی محمد بن یوسف خود پیرس آئے ہوئے ہیں۔ گفت و شنید کے آغاز کے طور پر کل انہوں نے فرانس کے صدر موسیو کوٹی سے ملاقات کی۔ فرانسیسی حکومت سے مذاکرات کے سلسلہ میں مراکشی وفد کی اصل راہنمائی مراکش کے وزیر اعظم جناب بکائی کریں گے۔

آج کا دن

— ۱۶ فروری سنہ ۱۹۵۶ء —

آج کے دن سنہ ۱۸۹۵ء میں کیوبا میں شدید فسادات ہوئے تھے۔ اور حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا تھا۔

آج کے دن سنہ ۱۹۳۲ء میں منچوریا کی ریاست جاپان کے زیر نگین آئی تھی۔ اور اس نے اس کے داخلی اور خارجی امور کو کلیۃً اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا۔

آج کے دن سنہ ۱۹۳۳ء میں نازیوں کے ایک گروہ نے جرمنی کی پارلیمنٹ جلا دی تھی۔ اور اس گروہ کی سرگرمیوں کی وجہ سے سارے ملک میں دہشت پھیل گئی تھی۔

طلوع و غروب آفتاب

لاہور ۱۷ فروری۔ آج صبح سورج چھ بجکر ۴۳ منٹ پر طلوع ہوا۔ اور ۵ بجکر ۵۲ منٹ پر غروب ہوگا۔

★ — کراچی ۱۶ فروری۔ شہنشاہ ایران تہران سے نئی دہلی جاتے ہوئے آج صبح کراچی سے گزرے۔

مہاجرین کے لئے مزید ۲ ہزار کوارٹروں کی تعمیر

کراچی ۱۶ فروری۔ حکومت مغربی پاکستان نے مہاجرین کے لئے حیدر آباد کے قریب لطیف آباد میں مزید دو ہزار سستے کوارٹرز تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان کوارٹروں کی تعمیر پر بیس لاکھ روپے لاگت آئے گی۔ حکومت مہاجروں سے ان کی قیمت کرایہ کی صورت میں وصول کریگی۔ اور پوری قیمت ادا ہونے کے بعد یہ ان کی ملکیت ہو جائیں گے۔

کراچی کی وفاقی حیثیت برقرار رکھنے کا مطالبہ

کراچی ۱۵ فروری۔ کل کراچی کے شہریوں کے ایک وفد نے میونسپل کونسلر راجہ صبیح ملوتی کی سرکردگی میں وزیر اعظم محمد علی سے ملاقات کی۔ اور مطالبہ کیا کہ کراچی کی موجودہ حیثیت میں تبدیلی نہ کی جائے۔ اور اسے بدستور وفاقی علاقہ رہنے دیا جائے۔ وفد میں مختلف جماعتوں سے تعلق رکھنے والے کئی ارکان دستور ساز اسمبلی بھی شامل تھے۔ نیز اس میں کراچی سب کمیٹی کے دو رکن بھی تھے۔ جنہیں کونشن پارٹی نے کراچی کے مستقبل پر غور و خوض کے لئے نامزد کیا ہے۔

شامی پارلیمنٹ کا خفیہ اجلاس

دمشق ۱۶ فروری۔ رات شامی پارلیمنٹ کا ایک خفیہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں اسرائیل کی جارحانہ سرگرمیوں پر غور کیا گیا۔

شام کا پارلیمانی وفد بغداد جارہا ہے

دمشق ۱۶ فروری۔ عراق اور دوسرے عرب ممالک کے درمیان بعض غلط فہمیاں دور کرنے کے لئے شام کا ایک پارلیمانی وفد بغداد جارہا ہے۔ وفد دوسرے عرب ممالک کا بھی دورہ کرے گا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ ؍ فروری ۱۹۵۶ء

پاکستان کے نمائندے

روزنامہ تسنیم ایک اداریہ میں زیر عنوان "پاکستان کو کون بدنام کر رہا ہے" رقمطراز ہے کہ:۔

"ہمارے پریس میں آئے دن اس قسم کی خبریں اور تبصرے شائع ہوتے رہتے ہیں۔ کہ جو لوگ بیرونی ممالک یا بین الاقوامی اجتماعات میں پاکستان کی نمائندگی کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ ان کا رویہ عام طور پر ایسا ہوتا ہے۔ جس سے مسائل زیر بحث کے معاملہ میں اس ملک کی صحیح نمائندگی ہو سکتی ہے۔ اور نہ اس سے پاکستان کی ساکھ پر کوئی اچھا اثر مترتب ہوتا ہوتا ہے۔ ....

ایک طرف تو نا اہلی و حماقت اور اپنے فرائض سے روگردانی کا یہ عالم ہے۔ دوسری طرف بعض حضرات شراب نوشی اور بدچلنی کا اس قدر کھلا کھلا مظاہرہ کرتے ہیں۔ کہ اس سے وہ لوگ بھی شرما جاتے ہیں۔ جن کے معاشرہ میں ان باتوں کو بشرطیکہ اہنی سلیقہ سے کیا جائے۔ معیوب نہیں سمجھا جاتا۔ حال ہی میں انجمن اقوام متحدہ میں جس وفد نے پاکستان کی نمائندگی کی۔ اس کے متعلق بھی پریس میں اسی قسم کی خبریں اور تبصرے بھی شائع ہوئے ہیں۔ معاصر "پاکستان ٹائمز" کے خاص نامہ نگار نے ہمارے وفد کے کام اور ایک رکن کی خرمستیوں کی جو روئیداد بیان کی ہے۔ وہ نہایت ہی شرمناک ہے۔ اس صورت حال پر معاصر نوائے وقت نے بھی "پاکستان سے باہر پاکستان کی رسوائی" کے عنوان کے تحت ایک اداریہ لکھا ہے۔ اور اس پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اطلاع یہ ہے۔ کہ رئیس وفد مسٹر محمد علی بوگرا سابق وزیر اعظم اپنا زیادہ تر وقت اپنی دوسری بیگم صاحبہ کے ہمراہ سیر و تفریح میں بسر کرتے ہیں۔ اس لئے وہ ہفتوں انجمن کے اجلاس سے غائب رہے۔ نیز وفد کے ایک رکن کے متعلق یہ کہا گیا ہے۔ کہ اس نے شراب کی مدہوشی میں انجمن کے دفاتر کے اندر ایسی حرکات کیں۔ کہ وہاں کی پولیس نے اسے باہر نکال دیا۔ اور اس کے بعد اس نے اپنے قیام کا بقیہ وقت پاکستان کے دفتر میں ہی گزارا۔" (روزنامہ تسنیم لاہور ۱۳ ؍ فروری ۱۹۵۶ء)

اگر یہ واقعات درست ہیں۔ تو یہ نہ صرف نہایت ہی قابل افسوس ہے۔ بلکہ نہایت ہی شرمناک ہے۔ کہ ہم تو یہاں پاکستان کا دستور اس خیال سے کہ پاکستان اسلام کے اصولوں پر عمل کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ اسلامی بنانا چاہتے ہیں۔ اور ہمارے نمائندے جو غیر اسلامی ممالک میں جاتے ہیں۔ وہ اسلامی اصولوں کی اس طرح توہین کر رہے ہیں۔

ممانعت شراب نوشی اسلام کا ایک نہایت اہم مسئلہ ہے۔ اور صدیوں سے عامۃ المسلمین اس سے بچتے چلے آتے ہیں۔ یہاں تک کہ یہ مسلمانوں کے کیریکٹر کا ایک نمایاں جزو سمجھا جانے لگا ہے۔ اور غیر مسلم بھی اس سے اچھی طرح آشنا ہیں۔ کہ اسلام میں شراب بالکل حرام ہے۔ جب ہمارے نمائندے اس قسم کا مظاہرہ کرتے ہوں گے۔ تو وہ لوگ اسلام کے متعلق کیا خیال کرتے ہوں گے؟ پھر اگر کسی مسلمان کو ایسی بدعادت پڑ بھی گئی ہو تو معمولی حالات میں بھی اسے اخفا لازم ہے۔ اور ایک اسلامی ملک کے نمائندے کے لئے تو اس سے بڑھ کر کوئی جرم نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ غیر مسلموں میں کھلم کھلا اس کا مرتکب ہو۔ اور پھر صرف مرتکب ہی نہ ہو۔ بلکہ ایسے رسوا کن طریق سے مرتکب ہو۔ کہ بقول تسنیم ان لوگوں کو بھی حیرت زدہ کر دے جن کے معاشرہ میں یہ ناجائز نہ سمجھی جاتی ہو۔

افسوس ہے کہ ہمارے نمائندے جیسا کہ معاصر نوائے وقت اور معاصر تسنیم نے کہا ہے۔ "قابلیت اور کیریکٹر کی بناء پر نہیں بلکہ نہایت ہی قابل اعتراض وجوہات کی بناء پر چنے جاتے ہیں۔ مگر الاماشاء اللہ ہمارے اہل دین حضرات بھی اس طرف توجہ نہیں دیتے۔ جو ذرا ذرا سے اختلافی عقائد کے لئے تو خون و خرابہ تک نوبت پہنچانے میں بھی کسر نہیں چھوڑتے مگر اسلام کی اس طرح توہین ہوتے دیکھتے ہیں۔ مگر آواز تک بلند نہیں کرتے۔

یہ خبر بھی پہلے "پاکستان ٹائمز" نے ہی جس کو اشتراکیت کا حامی اخبار سمجھا جاتا ہے۔ شائع کی ہے۔ اور اس کے بعد ایک خالص سیاسی اور غیر دینی اخبار معاصر "نوائے وقت" نے جس سے بھی شاید ہمارے بعض اہل علم حضرات ناراض ہوں۔ اس پر آواز بلند کی ہے۔ اس کی دیکھا دیکھی معاصر تسنیم نے بھی ایک فاضلانہ اداریہ سپرد قلم کیا ہے۔ جس کے لئے ہم اس کے ممنون ہیں۔ اور اس کے لفظ لفظ کی تائید کے ساتھ ارباب حل و عقد کی اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔

اس کے باوجود ایک سوال ہمارے دل میں کھٹکتا ہے۔ کہ آیا قابلیت اور کیریکٹر ہمارے نزدیک کوئی قیمت رکھتے بھی ہیں یا نہیں؟ اور دیانتدارانہ اختلافات عقائد کے مقابلہ میں ان کی کوئی حیثیت ہے بھی یا نہیں؟ ایک نہایت بیّن مثال ہمارے سامنے ہے۔ غیر مسلم اور مسلم ممالک چوہدری محمد ظفر اللہ خاں سابق وزیر خارجہ کی قابلیت اور کیریکٹر کے اس قدر معترف تھے۔ کہ اس کی مثال بین الاقوامی دنیا میں نہیں ملتی۔ مگر اس کے ساتھ ہم نے جو سلوک کیا۔ اسی کو بھی دنیا کبھی فراموش نہیں کرے گی۔ اور یہ سلوک ان سے محض اس لئے کیا گیا۔ کہ بعض اہل علم حضرات کے من بھاتے تصور اسلام سے ان کا تصور اسلام نہ عملی لحاظ سے بلکہ صرف اختلاف توجیہہ کے لحاظ سے ذرا الگ تھا۔ جس کی بناء پر ان کی قابلیت کیریکٹر اور ان کی اسلامی زندگی کے عملی نمونہ پر جو انہوں نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ پانی پھیرنے کے لئے کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کیا گیا۔

سوال یہ ہے۔ کہ بیرونی دنیا ان متضاد باتوں کو دیکھ کر پاکستان۔ اس کے مسلمان شہریوں اور خود اسلام کے متعلق کیا خیال کرتی ہوگی؟ ایک طرف تو اسلامی زندگی کا عملی نمونہ پیش کرنے والے انسان کے ساتھ ہمارے سلوک کو بھی وہ دیکھ چکی ہے اور دوسری طرف ان لوگوں کو بھی دیکھ رہی ہے۔ جن کا ذکر معاصر تسنیم وغیرہ نے کیا ہے۔

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۵۶ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سینتیسویں ۳۷ مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۹، ۳۰، ۳۱ مارچ و یکم اپریل ۱۹۵۶ء (جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ اور اتوار) بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ جماعت ہائے احمدیہ بہت جلد اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

اب کوئی دوست مشک نہ بھجوائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ کہ مشک کے متعلق اخبار میں لکھا گیا تھا۔ اب کوئی دوست مشک نہ بھجوائیں۔ کیونکہ راولپنڈی اور گلگت کے دوستوں نے دو تین نافے بھجوائے ہیں۔ اب مزید کی ضرورت نہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

(پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

تعلیم بالغان

"ہر تعلیم یافتہ مرد اور ہر تعلیم یافتہ عورت جماعت کے کسی ایک مرد یا عورت کو جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے۔ معمولی لکھنا پڑھنا سکھا دے۔" (ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

تعلیم بالغان کے سلسلہ میں ابھی تک بعض جماعتوں کی طرف سے اطلاع نہیں آئی۔ کہ انہوں نے اپنے اپنے ہاں کیا انتظام کیا ہے۔ اور کس قدر ناخواندہ افراد ہیں۔ پریذیڈنٹ و امراء صاحبان اس امر کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔ اور اپنی کارگذاری سے نظارت تعلیم کو مطلع فرمائیں۔

احباب جماعت کا بھی فرض ہے۔ کہ جہاں جہاں وہ اپنے طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے عمل کر رہے ہیں۔ اس کی رپورٹ نظارت تعلیم کو بھجوائیں۔

(ناظر تعلیم)

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کی علالت

نیروبی سے متواتر اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ کہ عزیزم شیخ مبارک احمد صاحب جب سے ایک لمبے تبلیغی دورے سے واپس آئے ہیں۔ بیمار ہو گئے ہیں۔ اور ان کی صحت اکثر خراب رہتی ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ وہ عزیز موصوف کی صحت یابی۔ درازیٔ عمر اور جس غرض کے لئے وہ وہاں رہتے ہیں۔ اس میں کامیابی کے لئے دعا فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

(خاکسار شیخ محمد الدین پنشنر مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

جلسۂ سالانہ کے مبارک اجتماع میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایمان افروز خطاب

جماعت کے دوستوں کو تحریک جدید کی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی مصنوعات خریدنے کی کوشش کرنی چاہیئے

کارخانہ داروں کو چاہیئے کہ وہ اپنے نفع میں سلسلہ کا بھی حصہ رکھا کریں

امریکہ۔ جرمنی۔ لبنان۔ انڈونیشیا۔ بورنیو اور ویسٹ افریقہ میں اسلام کی اشاعت میں کامیابی

فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۵ء — قسط چہارم

یہ تقریر صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اسے ملاحظہ نہیں فرما سکے۔ (انچارج شعبہ زود نویسی)

—— (تقریر نویس۔ مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل) ——

فرمایا:۔

ایک طریق چندہ بڑھانے کا یہ بھی ہے کہ

تحریک جدید کی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

کی طرف سے کچھ چیزیں بنائی جاتی ہیں۔ ہمارے احمدی دوست ان کو خریدیں۔ اور دوسرے دوکانداروں کو تحریک کریں۔ کہ وہ بھی خریدیں اس طریق سے بھی بہت سا نفع آ جائے گا۔ مثلاً تحریک نے ایک بوٹ پالش ایجاد کی ہے۔ جس کا نام "شاہنو بوٹ پالش" ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی کامیاب ہے۔ اور اس کی بہت تعریفیں آ رہی ہیں۔ وہ فوج میں بھی دی گئی تھی۔ فوج کی لیبارٹری نے اس کو ٹسٹ کر کے کہا ہے کہ یہ سو فیصدی ٹھیک ہے۔ اور آرڈر دیئے ہیں۔ اسی طرح بعض احمدیوں کو اللہ تعالیٰ اخلاص دے دیتا ہے حالانکہ میں کچھ تو سارے احمدیوں کو رہا ہوں۔ لیکن ایک احمدی راولپنڈی میں دوکانداروں کے پاس گیا۔ اور اس نے ان کو تحریک کی اور پچاس گرس کا آرڈر لا کر دیا۔ اور اس نے کہا کہ اور بھی میں کوشش کروں گا۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو کافی آرڈر آ جائیں گے اگر فوج نے آرڈر دینے شروع کر دیئے جیسے انہوں نے منظوری دے دی ہے۔ تو انشاء اللہ اور ترقی ہو جائے گی۔

اسی طرح انہوں نے ایک

نائٹ لیمپ

ایجاد کیا ہے۔ یہ لیمپ قادیان میں میاں محمد احمد نے بنایا تھا۔ اور اس کا نام بیک لائٹ رکھا ہوا تھا۔ وہ ساری رات بھی جلتا رہے تو مہینہ بھر میں کوئی آٹھ آنے کی بجلی جلتی تھی۔ یہ کتنے بڑے نفع کی چیز تھی۔ اس کا اتنا اثر تھا کہ کراچی میں مجھے بعض مسلمان افسر ملے۔ بعض ہندو بھی ملے۔ جنہوں نے وہ استعمال کیا ہوا تھا۔ اور انہوں نے مجھے کہا۔ کہ قادیان کی بیک لائٹ بڑی عمدہ چیز ہوتی تھی۔ وہ اب نہیں ملتی۔ حالانکہ ہم نے بڑی تلاش کی ہے۔ بمبئی میں ایک بڑا افسر رہا ہے۔ وہ کہنے لگا کہ مجھے بیک لائٹ کی بڑی تلاش ہے۔ میں نے کہا ان بیچاروں کا تو کارخانہ ہی تباہ ہو گیا ہے۔ لیکن اب وہ لیمپ تحریک نے نکال لیا ہے۔ اور اس کا نام انہوں نے نائٹ لائٹ رکھا ہے۔ وہ چھوٹا سا بلب ہے۔ اور وہ اتنی تھوڑی بجلی خرچ کرتا ہے۔ کہ ساری رات جلاتے رہو۔ تو پھر بھی کوئی دس آٹھ آنے خرچ ہوتے ہیں۔ روشنی کی روشنی رہتی ہے۔ اور رات کو اندھیرے کی گھبراہٹ نہیں ہوتی۔ پس اگر تم تحریک کا مال خرید دیا اور مصنوعات جو ربوہ کی ہیں۔ وہ خریدو تو لازماً اس سے چندہ بڑھے گا۔

ربوہ کی انڈسٹری

کو بھی چاہیئے کہ اپنے نفع میں تحریک کا اور سلسلہ کا حصہ رکھیں۔ تاکہ میری تحریک دنیوی نہ بنے بلکہ دینی بنے۔ یہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے کئی چیزیں ایسی بننے لگ گئی ہیں۔ جن میں سے بعض ہندوستان میں بھی نہیں بنتیں۔ لاہور میں ہمارے ایک دوست ہیں انہوں نے سگرٹ دیا سلائی ایجاد کی ہے۔ یورپ میں اس کا بہت رواج ہے۔ اور سگرٹ والے اسے عام طور پر استعمال کرتے ہیں کیونکہ سگرٹ والوں میں اتنی سخاوت ہوتی ہے کہ کوئی دیا سلائی مانگے تو انکار نہیں کرتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ڈبیہ پوری دینی پڑتی ہے۔ اور یہ سستی چیز ہے۔ یہ دے دی تو کوئی حرج نہیں۔ دوسرے جیب میں کھڑ کھڑاتی نہیں۔ غرض انہوں نے بہت محنت کر کے وہ بنائی ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ بعض لوگوں نے مجھے بڑے بڑے آرڈر دیئے ہیں۔ کہ ہم سے دس دس ہزار بیس بیس ہزار ڈبیاں لے لو۔ اور ہمارے لئے ریزرو رکھو۔ تو دوستوں کو چاہیئے کہ وہ یہاں کے اموال خریدنے کی کوشش کریں۔ اور یہاں کے

کارخانہ داروں کو چاہیئے

کہ وہ علاوہ چندہ کے اپنے نفع میں بھی سلسلہ کا حصہ رکھیں۔ تاکہ ہم بھی دوستوں کو کہتے ہوئے شرمندگی محسوس نہ کریں۔ ہم کہیں کہ دیکھو تم جو کچھ خریدو گے اس کا نفع سلسلہ کو جائے گا۔ غرض اگر اس طرح جماعت محنت کر کے کام کرے۔ طالب علم اچھی طرح تعلیم حاصل کریں۔ تاکہ بڑے عہدوں پر پہنچیں۔ جو عہدوں پر ہیں وہ اچھی

وفاداری کے ساتھ

گورنمنٹ کی خدمت کریں۔ تاکہ ان کو اور زیادہ ترقیاں ملیں۔ زمیندار محنت کر کے اچھی زمینداری کریں۔ تاجر محنت کر کے دیانتداری سے اپنے آپ کو پاپولر Papular بنائیں۔ تو پچیس تیس بلکہ چالیس پچاس لاکھ روپیہ سالانہ جمع ہونا بھی کوئی بڑی بات نہیں

میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک کے

کارکنوں کو توجہ دلاتا ہوں

کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ ایسا نہ ہو کہ ان کی غفلت کی وجہ سے اسلام کو نقصان پہنچے۔ وہ بے شک لوگوں میں تحریک کرتے رہیں۔ اور انہیں یاد دلاتے رہیں۔ مگر یہ طریق مجھے پسند نہیں کہ تحریک والے لکھ دیتے ہیں فلاں تاریخ کو خلیفۃ المسیح کے سامنے لسٹ پیش کی جائے گی۔ مجھے یہ ناپسند لگتا ہے۔ جو خدا کے لئے دیتا ہے وہ خدا کے لئے دے خلیفہ کب تک زندہ رہ سکتا ہے۔ اگر تم نے چندے

خلیفہ کے نام

سے دیئے تو ایک دن محروم ہو جاؤ گے۔ خدا کے نام پر دو۔ جو ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ لوگوں میں یہ عادت ڈالو۔ کہ وہ خدا کے لئے دیں۔ پس چندے بڑھاؤ اور کوشش کرو کہ کم سے کم پچیس تیس لاکھ روپیہ سالانہ دونوں محکموں کا ہو جائے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھے کیونکہ ہم نے ساری دنیا میں تبلیغ کرنی ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کے لئے بھی رستہ کھول رہا ہے۔ مثلاً

مجھے بڑی خواہش تھی

کہ امریکہ میں گورے بھی اسلام قبول کریں۔ خدا کے بندے تو سارے ہیں کالے بھی اور گورے بھی مگر میری خواہش ہوتی تھی۔ کہ امریکہ میں گورے بھی اسلام قبول کرنا شروع کر دیں۔ اب کے خلیل ناصر صاحب آئے۔ تو میں نے ان کو تحریک کی۔ اس کے معاً بعد وہاں سے گوروں کی

بیعتوں کے خط

آنے شروع ہو گئے۔ ایک گورے کے خط کا تو اقتباس بھی چھپا ہے جو بڑے جوش سے بھرا ہوا ہے۔

قرآن شریف سے پہلے جو میر دیباچہ لکھا ہوا ہے وہ اس نے پڑھا اور اس کے پڑھنے کے بعد اس نے لکھا کہ

"After reading most of the book I felt that I would be not only a fool but an idiot if I do not accept completely the teachings of Islam, as revealed by the Holy Prophet."

یعنی اس کتاب کو پڑھنے کے بعد

میں محسوس کرتا ہوں

کہ اگر میں اسلام کی صداقت پر ایمان نہ لایا۔ تو یہ میری بے وقوفی اور حماقت ہوگی۔ اسی طرح سینٹ لوئی میں دو بیعتیں پہلے ہو چکی تھیں آج تیسری بیعت کی اطلاع آئی ہے۔ واشنگٹن میں اس ایک ہفتہ کے اندر تین نئے آدمیوں نے بیعت کی ہے۔ جن کی آمدن اڑھائی ہزار روپیہ ماہوار ہے۔ اسی طرح انہوں نے لکھا ہے کہ اور لوگ بھی توجہ کر رہے ہیں۔ اور ان کی طرف سے اطلاعیں آرہی ہیں۔ بڑی مدت سے لبنان میں کوئی تعلیمیافتہ آدمی احمدی نہیں ہوا تھا۔ وہاں ہمارا جو مبلغ ہے۔ آج ہی اس کا خط آیا ہے جس میں اس نے ایک بیرسٹر کی بیعت کی اطلاع بھجوائی ہے۔ وہ ہے بھی ذرا بڑی حیثیت کا آدمی۔ ڈرتا ہے کہ لوگوں میں میری بدنامی نہ ہو اسلئے اس نے کہا ہے کہ میرا نام ظاہر نہ کیا جائے۔ لیکن بہر حال اس نے بیعت کی ہے اور سلسلہ کا لٹریچر اس نے پڑھا ہے جرمنی میں بھی بتایا تھا کہ جب میں بیماری کی حالت میں پہنچا تو

ایک شخص تین سو میل سے میری جرمن کے دہار پہنچا اور آتے کہنے لگا کہ میں نے الگ بات کرنی ہے۔ میں نے کہا بہت اچھا۔ میں کمرہ میں لے گیا کہنے لگا۔ باقی سب کو یہاں سے نکال دیں۔ میں نے سب دوستوں سے کہدیا کہ چلے جائیں وہ چلے گئے۔ اس نے

کچھ باتیں پوچھیں

اور اس کے بعد کہنے لگا۔ میں نے بیعت بھی کرنی ہے۔ مگر ابھی مخفی رکھی جائے۔ میں نے کہا کوئی حرج نہیں مخفی رکھیں گے۔ وہ انٹرنیشنل فہم کا آدمی ہے اور مشہور اور نلیسٹ ہے اس کے مضامین جرمنی میں کثرت سے شائع ہوتے ہیں۔ اور امریکہ میں بھی نقل کئے جاتے ہیں۔ اور یونیورسٹی نے اسکو اسلام پر کتاب لکھنے کے لئے مقرر کیا ہوا ہے۔ غرض اس نے بیعت کرلی۔ پھر نماز کا وقت مقام میں نماز کے لئے آگیا۔ جب نماز سے میں نے سلام پھیرا تو دیکھا کہ وہ جماعت میں بیٹھا ہوا تھا میں نے اپنے مبلغ کو کہا کہ اس سے جرمنی میں پوچھو کہ تو تو کہتا تھا کہ بیعت مخفی رکھوا در یہاں تو نماز پڑھ رہا ہے۔ بیعت مخفی کس طرح رہے گی۔ انہوں نے کہا میں نے پہلے بھی اس سے پوچھا تھا اور کہا تھا کہ تم نماز پڑھنے آگئے ہو یہ ٹھیک نہیں۔ اس طرح تمہاری بیعت کا سب لوگوں کو پتہ لگ جائے گا۔ تو کہنے لگا ان خلیفۃ المسیح نے کب بار بار جرمنی میں آنا ہے اسلئے یہ موقع جو ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا مجھے ملا ہے۔ میں ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ اب اس نے جرمنی میں مضمون لکھ کے ہمارے ٹویس (S) رسالہ میں بھی بھیجا ہے۔ اور

اطلاع آئی ہے

کہ چھپ رہا ہے۔ اسی طرح لگانو سے ایک شخص آیا جو کہ یو۔ این۔ او کی طرف سے کوریا میں ہائی کمشنر تھا۔ وہاں جماعت نے ایک ریسپشن دیا تھا جس میں وہ میرے بائیں طرف بیٹھا ہوا تھا۔ پاس ہی خلیل ناصر صاحب تھے۔ بعد میں میرا ایک رسالہ اس نے اپنی جیب سے نکالا جس کا نام

"Why I believe in Islam" ہے اور کہنے لگا

یہ آپ کا رسالہ ہے جو مجھے بڑا پیارا ہے اس کو پڑھ کر اسلام کے متعلق میری بڑی غلط فہمیاں دور ہوئی ہیں۔ اور میں نے سینکڑوں لوگوں میں یہ تقسیم کیا ہے۔ میں کوریا میں یو۔ این۔ او کی طرف سے مقرر تھا۔ وہاں بھی میں نے جاپانیوں میں بڑا تقسیم کیا ہے۔ اس رسالہ کا جرمن ترجمہ کرنے کی مجھے اجازت دی جائے۔ میں نے کہا کر لو یہ ہے ہی اسی لئے کہنے لگا ہیں کر تو لوں مگر میں ابھی مسلمان نہیں ہوا ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ میں غلطی کر جاؤں اور پوری طرح اسلام کو سمجھوں نہیں۔ میں نے کہا ہمارا یہاں مبلغ بیٹھا ہے۔ اس سے مشورہ کر لینا (بعد میں پتہ لگا کہ اس کا جرمن ترجمہ ہو چکا تھا) پھر وہ واپس گیا اور دوسرے دن ہی اس کا خط آیا حالانکہ میرے خیال میں وہ مقام زیورک سے کوئی دو سو میل دور ہوگا۔ ایک خط

خلیل ناصر صاحب

کو آیا اور ایک شیخ ناصر صاحب مبلغ کو آیا شیخ ناصر صاحب کے خط میں اس نے لکھا کہ میں اب تک مسلمان نہیں۔ لیکن میری فطرت یہ ہے کہ جب میں یہ دیکھوں کہ کسی پر ظلم ہو رہا ہے تو میں اس کی تائید میں اپنی جان لڑا دیتا ہوں اس رسالہ کو پڑھکر مجھے پتہ لگ گیا ہے کہ اسلام پر بڑا ظلم ہو رہا ہے اس لئے میں نے اسلام کے دشمنوں کا مقابلہ کرنا ہے۔ آپ یہاں آئیں اور تقریر کریں میں کوشش کروں گا۔ اور ہزاروں آدمی آپ کی تقریر کے سننے کے لئے جلسہ میں آئیں گے۔ اب خط آیا ہے کہ اس نے جلسہ کا انتظام کر لیا ہے۔ اور ہمارے مبلغ کو بلایا ہے کہ آکر تقریر کرو۔ اسی طرح اور ممالک میں بھی اللہ تعالےٰ خود بخود سامان کر رہا ہے۔ مثلاً ابھی

انڈونیشیا سے ایک احمدی کا خط

آیا کہ میں بازار میں جا رہا تھا کہ جمعیۃ العلماء کا ایک چوٹی کا لیڈر مجھے ملا۔ (جس طرح یہاں علماء کی ایک انجمن ہے اسی طرح وہاں بھی جمعیۃ العلماء ہے) میں پہلے اسے سلام کیا کرتا تھا تو وہ منہ پھیر لیتا تھا۔ مگر اس روز اس نے رستہ چھوڑ کر مجھ سے آکر مصافحہ کیا۔ اور بڑی محبت سے ملا۔ اس نے دیکھا میرا رنگ متغیر ہو گیا ہے کہنے لگا کیوں؟ بات کیا ہے۔ میں نے کہا میں تو سلام کیا کرتا تھا اور آپ منہ پھیر لیا کرتے تھے۔ اب آپ نے خود مصافحہ کیا ہے اور بڑے شوق سے ملے ہیں اس کی کیا وجہ ہے۔ کہنے لگا بھائی وہ پرانی باتیں بھول جاؤ۔ اب اسلام ایسے نازک دور میں ہے کہ اگر ہم نے صلح نہ کی تو اسلام تباہ ہو جائے گا۔ اسلئے اب آئندہ وہ باتیں نہیں ہوں گی۔ اب ہم تم سے محبت کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ شدید دشمن تھا اور جمعیۃ العلماء کا ممبر تھا۔ اسی طرح میں نے ایک مبلغ کو بورنیو بھیجا (بورنیو کو انڈونیشین زبان میں کالی منتن Kalimantan کہتے ہیں) وہ مبلغ لکھتا ہے کہ جب میں یہاں پہنچا۔ تو ایک دوست کا انٹروڈکشن کا خط ایک گورنر کے سکرٹری کے نام لے گیا۔ اس کو ملا تو وہ کہنے لگا کہ کل آنا میں تمہیں گورنر سے ملا دوں گا دوسرے دن گیا تو اتفاقاً وہ گورنر اس روز دورہ پر تھا اس سے تو ملاقات نہ ہو سکی۔ لیکن اس سکرٹری سے بڑی لمبی ملاقات ہوئی۔ وہ سکرٹری کہنے لگا میں آپ کو گورنر سے ملوانا چاہتا ہوں اور خود بھی میں نے آپ سے باتیں کی ہیں

اصل بات یہ ہے

کہ میرا سارا خاندان احمدی ہے میں ہی بدقسمت ہوں جو احمدی نہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ میں اپنی بدعملی کی وجہ سے ابھی تک احمدی نہیں ہوا۔ ورنہ میرا سارا خاندان احمدی ہے۔ اور میرا باپ اور بھائی وغیرہ سب آپ کی جماعت میں شامل ہیں۔ پھر انہوں نے لکھا کہ دوسرے دن ہی وہاں کی ایک بہت بڑی مجلس اسلامی جو کبھی احمدیوں کو قریب نہیں آنے دیتی تھی۔ اس نے ایک جلسہ کیا جس میں ہزاروں آدمی آئے تھے اور انہوں نے مجھے کہا کہ آپ تقریر کریں

اسی طرح

نارتھ بورنیو

جو انگریزوں کے ماتحت ہے۔ وہاں سے چٹھی آئی ہے کہ وہاں کا ایک رئیس احمدی ہو گیا ہے۔ اور وہ اپنی زمین میں مسجد بنوا رہا ہے۔ مگر وہ کہتے ہیں کہ انگریز اپنی عادت کے خلاف (جو دوسری جگہ پر ہے۔) سختی سے مخالفت کر رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے بڑے بڑے ہیڈروں کی ایک میٹنگ بلوائی اور ان سے ایسے قوانین پاس کروانے چاہے کہ جن کی وجہ سے احمدیت کی تبلیغ رک جائے۔ لیکن وہ شخص ابھی تک خدا تعالےٰ کے فضل سے احمدیت پر قائم ہے۔ اور تبلیغ ہو رہی ہے۔ بلکہ آخری اطلاع یہ تھی کہ وہاں اور بھی احمدی ہوئے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اگر گورنمنٹ دخل نہ دے

تو شاید سارے کا سارا علاقہ اور قبیلہ

احمدی ہو جائیگا

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ وہاں کے انگریز حکام کو عقل دے اور وہ خواہ مخواہ دین کے راستہ میں روکیں نہ ڈالیں اور اللہ تعالےٰ ہمارے نو مسلموں کے دلوں کو مضبوط کرے اور وہ عیسائیوں اور حکومت کے دباؤ سے مرعوب نہ ہوں۔

ویسٹ افریقہ میں

بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت مضبوط ہو رہی ہے عجیب بات یہ ہے کہ وہاں بھی انگریز مخالفت کر رہا ہے گمبیا کے علاقہ میں ہمارے مبلغ نے جانا تھا وہاں ایک بڑا معزز خاندان ہے۔ اس خاندان کا ایک آدمی جو احمدی نہیں ہے گورنمنٹ کا سیکرٹری ہے۔ انہوں نے ہم سے مبلغ مانگا۔ جب مبلغ نے درخواست دی تو وہاں کے گورنر نے ایک میٹنگ بلائی جس میں تمام علماء بلوائے اور ان سے کہا کہ کیا احمدیت کی تبلیغ کی اجازت ہے۔ انہوں نے کہا نہیں۔ پھر کہہ دیا کہ چونکہ علماء کہتے ہیں کہ اجازت نہیں۔ اسلئے میں اجازت نہیں دیتا۔ ویسٹ افریقہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے اس وقت تک چار پانچ احمدی اسمبلی کے ممبر ہو چکے ہیں اور ایک صوبہ کا

وزیر تعلیم احمدی ہے

اب ہم نے وہاں اور قابل اور عربی دان مبلغ بھجوانے ہیں۔ کیونکہ گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اگر ہم وہاں عربی کالج قائم کریں تو وہ آرڈر دے دیں گے کہ کسی سکول یا کالج کے پڑھے ہوئے طلباء کے علاوہ کوئی استاد نہ لیا جائے (باقی)

درخواست دعاء

عزیزم مسعود احمد صاحب امسال بی اے کے امتحان میں اور منیر احمد صاحب میٹرکولیشن کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ تمام احباب کرام ہر دو کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کریں۔ لطیف احمد ظفر کھیتی آف رہانہ ساہو (ملتان) حال ربوہ۔

خدام الاحمدیہ کا سالِ رواں کا پروگرام

امسال غیر معمولی حالات کے پیش آجانے کی وجہ سے مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تشکیل اصل تاریخ سے ایک ماہ بعد ہوئی۔ پھر جلسہ سالانہ کا قرب بھی پروگرام پر بروقت غور کرنے میں مانع رہا۔ جنوری ۱۹۵۶ء کے دوسرے پندرھواڑے میں سکیمیں مجلس میں پیش ہوئیں۔ چونکہ اس وقت خالد کی کتابت مکمل ہو چکی تھی۔ اس لئے اس میں شائع نہ ہو سکیں۔ اب انہیں شائع کیا جا رہا ہے۔ مجالس ان کی روشنی میں مقامی حالات کے ماتحت اپنے پروگرام بنا کر ان پر عمل کریں۔ اور اپنی ماہانہ رپورٹوں میں اس کا ذکر کیا جائے۔ کہ انہوں نے کس حد تک ان پر عمل کیا ہے۔

(۱) شعبہ تربیت و اصلاح

(۱) شوریٰ سالانہ اجتماع ۱۹۵۵ء میں فیصلہ ہوا تھا۔ کہ اس سال کو تربیتی سال قرار دیا جائے۔ شوریٰ کا یہ فیصلہ ماہنامہ خالد بابت ماہ فروری ۱۹۵۶ء میں شائع ہو چکا ہے۔ اس فیصلہ کی روشنی میں مقامی مجالس خدام کی تربیت کی طرف توجہ دیں۔

(۲) نماز باجماعت کی پابندی کرانے کی خاص طور پر کوشش کی جائے۔ کوئی ایسا خادم نہ ہو۔ جو نماز باجماعت کا پابند نہ ہو۔ اسی طرح کوشش کی جائے۔ کہ خدام میں تہجد ادا کرنے کی عادت پیدا ہو۔

(۳) درس قرآن مجید و احادیث و کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام و کتب سلسلہ کا انتظام کیا جائے۔

(۴) تربیتی اجلاس باقاعدہ منعقد ہونے ضروری ہیں۔ اسی طرح خدام میں عمدہ اخلاق پیدا کرنے کی تلقین کی جائے۔

(۵) مجالس کوشش کریں۔ کہ ان کے ہاں احمدی دکاندار نمازوں کے اوقات میں دکانیں بند رکھیں

(۲) شعبہ تجنید

(۱) جملہ مجالس اس امر کی کوشش کریں۔ کہ ہر احمدی نوجوان سے جس کی عمر ۱۵ اور چالیس سال کے درمیان ہے۔ فارم رکنیت خدام الاحمدیہ پُر کروا کر مرکز میں ارسال کر دیں۔ جو جو خدام چالیس سال کی عمر کو پہنچتے جائیں ان کی فہرست ساتھ ساتھ بھجواتے رہیں۔ تا انہیں انصار اللہ میں منتقل کیا جا سکے۔ اسی طرح جو اطفال ۱۵ سال کی عمر کو پہنچ جائیں انہیں مجلس کا رکن بنا کر اطلاع دیتے رہیں۔

(۲) اپنی مجلس کے جملہ خدام کو حزب وار تنظیم میں شامل کریں۔ ہر خادم کسی نہ کسی حزب میں ضرور شامل ہو۔

(۳) شعبہ مال

ہر مجلس کوشش کرے کہ بشخصہ بجٹ کے مطابق چندہ جات وصول کر کے مرکز میں بھجوائیں۔

(۴) شعبہ خدمت خلق

(۱) مجالس اپنے ہاں اب انتظام کریں۔ جس سے مستقل طور پر بلا امتیاز مذہب و ملت بیماروں اور بیوگان کی خبر گیری ہو سکے۔ اپنے علاقہ میں اس امر کا اچھی طرح اعلان کر دیں۔ کہ مجلس خدام الاحمدیہ کی خدمات ہر شخص کے لئے حاضر ہیں۔ اور ہر جگہ ضرورت کے وقت اطلاع دی جائے۔

(۲) ایسے نوجوان جو کمپونڈری سیکھ سکتے ہوں۔ وہ ضرور سیکھیں۔ اور اپنی ڈسپنسریاں کھول لیں۔ جہاں سے ضرورتمند نسخہ جات بنوا سکیں۔ خصوصاً جو نسخے خدام الاحمدیہ کے ذریعہ بننے کے لئے آئیں۔ وہ دوسروں سے ارزاں ہوں۔

(۳) مجالس اس قسم کا انتظام رکھیں۔ کہ سیلاب یا اور دیگر آفات کے موقع پر منظم طور پر فوری خدمت کی جا سکے۔ اس سلسلہ میں خدام کی فہرست جمع ہونے کے مقامات۔ سامان وغیرہ کی فہرست ہر وقت تیار رہنی ضروری ہے۔

(۵) شعبہ تعلیم

(۱) امسال ششماہی وار کتب مقرر کر دی جائیں گی۔ مقامی طور پر قائدین یہ اطمینان کرنے کے بعد کہ خدام نے ان کتابوں کا مطالعہ کر لیا ہے۔ مرکز میں رپورٹ کریں۔ جس کی تفصیل مرکز میں رکھی جائیگی اور سالانہ اجتماع کے موقع پر سندات جاری کی جائیں گی۔

(۲) تعلیم ناخواندگان کی طرف خاص توجہ دی جائے۔ ہر مجلس بالغ ناخواندہ احمدیوں کی فہرست تیار کر کے ان کی پڑھائی کا انتظام کرے۔ کوشش کی جائے۔ کہ اس سال میں کوئی بالغ احمدی ناخواندہ نہ رہے۔ خدام الاحمدیہ کے نزدیک ناخواندہ کی تعریف یہ ہے۔

۱۔ قرآن مجید ناظرہ نہ جانتا ہو۔
۲۔ نماز با ترجمہ نہ جانتا ہو۔
۳۔ معمولی اردو لکھ پڑھ نہ سکتا ہو۔
۴۔ سو تک ہندسے نہ لکھ سکتا ہو۔

(۶) شعبہ وقارِ عمل

(۱) خدام میں اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت پیدا کی جائے۔ ایسے کام جو دوسروں کے فائدہ کے لئے ہوں۔ کسی کام کو عار نہ سمجھا جائے۔ اپنے ماحول کو اور اپنی بستی کو صاف رکھا جائے۔ جن شہروں میں اس کے لئے مواقع میسر نہ ہوں وہاں کی مجالس ارد گرد کے دیہات میں کام کریں۔ اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیں۔

(۲) مساجد۔ محلوں اور گلیوں کی صفائی کا انتظام کیا جائے۔

(۷) شعبہ تحریک جدید

۱۔ امسال ایک ہفتہ وعدوں کے حصول کے لئے منایا جا چکا ہے۔ مجالس اس بارہ میں رپورٹ کریں۔ کہ ان کے کون کونسے ایسے خدام باقی رہ گئے ہیں۔ جو ابھی تک تحریک جدید کے مالی مطالبہ میں شامل نہیں ہوئے۔ نیز ان کے ہاں دفتر اول اور دفتر دوم میں کتنے وعدے حاصل کئے گئے ہیں وعدوں کی مقدار کتنی ہے۔ گذشتہ سال کتنی تھی۔ اور کتنی وصول ہوئی تھی۔ اسی طرح دو ہفتے وعدوں کی وصولی کے لئے مقرر کئے جائیں گے۔ جن کی تاریخوں کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔ ان دو ہفتوں میں وصولی کی طرف خاص توجہ دی جائے۔ اور ایک پروگرام کے ماتحت کام کیا جائے۔

(۲) ایسے صاحب ثروت حضرات جن کے وعدے ان کی حیثیت سے کم ہوں۔ ان کو توجہ دلائی جائے۔ کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق اپنے وعدوں میں اضافہ کریں۔ اور اس کی جلد تر ادائیگی کر دیں۔

(۳) ہر خادم اس نیت سے زائد آمد پیدا کرے۔ کہ وہ اس میں سے کم از کم ۲۵% تحریک جدید کی مد "وقار عمل تحریک جدید" میں ادا کریگا۔ اور ماہانہ رپورٹوں میں اس کا ذکر کیا جائے۔ کہ ہر ماہ مجموعی طور پر کتنی زائد آمد مرکز میں بھجوائی گئی۔ خدام میں تحریک کی جائے۔ کہ وہ زائد آمد پیدا کر کے تحریک جدید میں بھجوائیں۔

(۴) وہ مجالس جو تحریک جدید کے سلسلہ میں مفید کام کریں گی۔ ان کو مرکز کی طرف سے حسن کارکردگی کی سندات سالانہ اجتماع کے موقع پر دی جائیں گی۔

(۵) جماعت کے نوجوانوں میں سلسلہ کی خدمت کے لئے زندگیاں وقف کرنے کی تحریک کی جائے۔ اور ہر مجلس کوشش کرے۔ کہ وہ اس سال کم از کم ایک واقفِ زندگی جو تعلیم یافتہ ہو۔ ضرور حضور کی خدمت میں پیش کر دے۔ ایسی درخواستیں مجلس مرکزیہ کی وساطت سے حضور کی خدمت میں پیش ہوں۔ تو زیادہ اچھا ہے۔

(۶) تحریک جدید کے بقیہ مطالبات کو بھی احباب جماعت کے سامنے بار بار دہرایا جائے۔ اس کے لئے جلسے کرنے مفید ہوں گے۔

(۸) شعبہ ذہانت و صحت جسمانی

(۱) جملہ مجالس خدام الاحمدیہ اپنے اپنے ہاں خدام میں روزانہ اخبار پڑھنے کا شوق پیدا کریں۔ اور مختلف تربیتی اجلاسوں میں اخبار بینی کی اہمیت واضح کریں۔ نیز انہی تربیتی اجلاسوں میں اسلام کی تاریخ اور سلسلہ احمدیہ کی ۲۵ سالہ تاریخ سے بھی تمام خدام کو آگاہ کیا جائے۔ عام اور مشہور واقعات صحیح تاریخی حقائق کی روشنی میں تمام خدام کو ازبر کرانے کا بندوبست کیا جائے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

مجلس انصار اللہ لاہور کا اجتماع

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شرکت

۱۲ فروری کو صبح ۱۰ بجے مجلس انصار اللہ لاہور کے زیر اہتمام جودھامل بلڈنگ میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مرکزی مجلس انصار اللہ کے دو نمائندگان مولوی ظہور حسین صاحب فاضل نائب قائد تعلیم سابق مبلغ بخارا اور چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نائب قائد مال سابق امام مسجد لنڈن نے بھی انصار سے خطاب فرمایا۔

اجتماع میں چار سو کے قریب احباب جماعت و مستورات کے علاوہ متعدد غیر احمدی دوست بھی شامل ہوئے۔ چار گھنٹے تک اجلاس جاری رہا۔ سب سے پہلے خاکسار نے جلسہ پر تشریف لانے والے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جن کی تعداد چالیس کے قریب تھی احباب جماعت سے تعارف کرایا۔ پھر صحابہ کرام نے اپنی بعض روایات سنائیں۔ جس وقت حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالے کے ہاتھ کی خاص اسی موقعہ کیلئے لکھی ہوئی روایت مولوی محمد اعظم صاحب بوتالوی مولوی فاضل نے پڑھ کر سنائی تو مجمع پر ایک عجیب کیفیت طاری تھی اور بے ساختہ آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

اس موقعہ پر حکیم عبد الغفار صاحب افسری نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض تبرکات دکھائے۔ یہ تبرکات مستورات کو بھی دکھائے گئے۔ بعد ازاں صحابہ کا گروپ فوٹو لیا گیا۔ اور حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

خاکسار سید بہاول شاہ زعیم اعلےٰ انصار لاہور

سیکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ متوجہ ہوں

تمام جماعتوں کو فارم تشخیص آمد بابت بجٹ سال ۵۷-۱۹۵۶ء ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ سیکرٹریان مال و دیگر عہدیداران کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کا بجٹ جلد از جلد تشخیص کر کے غایت درجہ ۳۱ / ۵۶ مرکز میں ارسال فرماویں اس میں تساہل نہ ہو۔

ناظریت اعلیٰ ربوہ

تقریب رخصتانہ

مکرم ڈاکٹر عنایت اللہ شاہ صاحب انچارج فاطمہ جناح سینی ٹوریم کوئٹہ کی صاحبزادی سیدہ ناصرہ خاتون ایم۔ اے کی تقریب رخصتانہ بتاریخ ۱۹ جنوری ۱۹۵۶ء بروز جمعرات عمل میں آئی۔ سیدہ موصوفہ کا نکاح سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے گذشتہ جلسہ سالانہ پر میجر انور احمد صاحب آر۔ پی۔ اے۔ راولپنڈی ابن میاں محمد حیات صاحب اگزیکٹو انجینئر (مرحوم) کے ہمراہ پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ میں بہت سے غیر احمدی معززین اور احمدی دوست شامل ہوئے اور دعا فرمائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ وہ اپنے فضل سے اس رشتہ کو ہر طرح بابرکت فرمائے۔ آمین

خاکسار میاں بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ

ایک احمدی دوست کی کامیابی

میاں محمد ابراہیم صاحب احمدی صراف بلد ملہی کے بائی الیکشن میں امیدوار کھڑے ہوئے تھے۔ اللہ تعالے کے فضل سے وہ نمایاں ووٹوں کی اکثریت سے کامیاب ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے ان کو خدمت خلق کی توفیق عطا فرمائے آمین

خاکسار قاسم الدین سیالکوٹ

اعلان نکاح

مسجد احمدیہ بکٹ گنج مردان میں بعد از نماز جمعہ ۱۰ فروری ۱۹۵۶ء کو جناب قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت احمدیہ نے اپنی دو صاحبزادیوں رضیہ بیگم اور زبیدہ ناہید کا نکاح بالترتیب خلیل احمد صاحب اور ڈاکٹر بشیر احمد صاحب پسران مرزا محمد خواص خان صاحب احمدی سے بعوض مبلغ تین تین ہزار روپیہ مہر پر نکاح کا اعلان فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے جانبین کے لئے یہ تعلق مبارک کرے آمین

چوہدری بشیر احمد رئیس جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ مردان

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

ایک مفید تحریک اور شکریہ احباب

لائبریری قائم کر کے اطلاع دیں

گذشتہ سال سے یہ تحریک کی جاری ہے کہ مجالس اپنے ہاں لائبریریاں قائم کریں۔ اس سے نوجوانوں کی علمی قابلیت بڑھے گی۔ اور تربیتی اور تبلیغی رنگ میں بھی ایک مفید سلسلہ ہے۔ شعبہ تعلیم مرکزیہ نے کچھ کتب فراہم کی ہیں۔ جو مجلس امسال لائبریری قائم کرے وہ ہمیں اطلاع دے۔ ان کی طرف سے اطلاع آنے پر شعبہ ہذا انشاء اللہ تعالے انہیں کتب ارسال کرے گا۔

اسی طرح میں مخیر احباب سے درخواست کروں گا کہ وہ کتب عطایا کی صورت میں ہمیں ارسال کریں ہم انشاء اللہ یہ کتب مجالس کی لائبریریوں میں بھجوا دیں گے۔ اس ضمن میں شعبہ تعلیم جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری جناب چوہدری شبیر احمد صاحب اور جناب ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ریاض کا ممنون ہے۔ جنہوں نے شعبہ ہذا کی تحریک پر ہمیں کتب عطا فرمائیں۔ یہ کتب بھی جلد مجالس کو بھجوا دی جائیں گی۔ امید ہے کہ دیگر اہل علم احباب اس صدقہ جاریہ میں ضرور حصہ لیں گے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار عرصہ قریباً ڈیڑھ سال سے شدید عوارض کا شکار ہے۔ تمام بزرگان و برادران سلسلہ کی خدمت میں التماس ہے کہ روحانی و جسمانی شفا عاجلہ و صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ نیز خاکسار کی ممانی صاحبہ اہلیہ حضرت مولوی سید محمد احمد صاحب امیر صوبہ اڑیسہ عرصہ سے سخت علیل ہیں۔ ان کی شفایابی کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے

سید مشتاق احمد سونگڑہ حال مقیم سمبلپور اڑیسہ انڈیا

(۲) میری نانی صاحبہ فالج کی وجہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔

امتیاز احمد ظفر دنیا پوری

(۳) خاکسار کچھ عرصہ سے جگر کی خرابی میں مبتلا ہے اور صحت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے مجھے مکمل شفا بخشے اور خدمت دین کی توفیق دے۔ آمین

خلیل احمد ریلونگ اکاؤنٹنٹ بشیر آباد بواسطہ ٹنڈو الہ یار ضلع حیدر آباد سندھ

(۴) برادرم بشیر احمد صاحب قادیانی احمد نگر کے کھٹنے میں ورم ہو گیا ہے۔ احباب کرام صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

بشیر احمد طاہر قائد خدام الاحمدیہ چک ۶ کانہ مونڈی

(۵) میرے بھائی چوہدری محمد صدیق صاحب بی۔ اے۔ ایس۔ ایم قادر آباد ریلوے اسٹیشن کے خلاف ایک مقدمہ دائر ہے۔ ان کی پیشی ۲۵ / ۲ / ۵۶ کو منٹگمری میں ہے۔ احباب ان کی باعزت بریت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

عبد الحق ٹیچر ہائی سکول چک ۲۷ ج۔ ب ضلع لائلپور

(۶) ان دنوں میں سخت مشکلات میں ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے میری مشکلات دور فرمائے۔ آمین

محمد فضل الٰہی ریٹائرڈ ہیڈ رشتن ج سیالکوٹ

(۷) اس سال عزیزہ امۃ البصیر اور کشور سلطانہ نے مڈل کا امتحان دینا ہے۔ احباب ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

انیس اختر بنت مرزا رشید بیگ چنیوٹ

(۸) ان دنوں مجھ پر ایک مقدمہ دائر ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے مجھے باعزت بری فرمائے آمین

محمد صدیق بی۔ اے۔ ایس ایم قادر آباد ضلع منٹگمری

(۹) میں چند دن سے بعارضہ بخار بیمار ہوں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے مجھے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

غلام نبی احمدی بہاولنگر

دعائے مغفرت

محترم صوفی عبد الرحیم صاحب پراچہ ۷-۸ فروری ۱۹۵۶ء کی درمیانی رات کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم نہایت نیک مخلص اور مستعد احمدی تھے۔ وفات کے فوراً بعد مرحوم کا جنازہ ان کے آبائی شہر بھیرہ میں منتقل کیا گیا۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوی اور تین لڑکے چھوڑے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان کے بچوں کو دینی و دنیوی برکات سے نوازے۔ اور احمدیت کے مخلص خادم بنائے۔ آمین۔

نور احمد عابد۔ آر۔ پی۔ اے۔ ایف سرگودھا

(۲) میرے والد مرزا عمر بیگ صاحب احمدی صدر بازار لاہور چھاؤنی مورخہ ۸ / ۲ / ۵۶ کو بوقت ۸ بجے صبح وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت فرمائیں (مرزا مسعود بیگ)

صدر آئزن ہاور

امریکہ کے صدر آئزن ہاور کے طبی مشیر نے اعلان کیا ہے کہ ان کی صحت اب اس قابل ہے کہ آئندہ صدارتی انتخاب میں حصہ لے سکیں ــــ اس سے قبل آئزن ہاور نے کم از کم تین بار عہدۂ صدارت کے لئے امیدوار بننا نامنظور کیا۔ پہلی بار انہوں نے صدر ٹرومین کی پیشکش قبول کرنے سے معذوری ظاہر کی۔ صدر ٹرومین نے ۱۹۴۸ء میں کہا تھا۔ کہ اگر آئزن ہاور ڈیموکریٹک پارٹی کے امیدوار بننا منظور کریں، تو انہیں میری حمایت حاصل ہوگی۔

اس کے بعد جب آئزن ہاور کولمبیا یونیورسٹی کے صدر تھے۔ تو گورنر ڈیوی نے ایک بیان میں آئزن ہاور سے اپیل کی۔ کہ وہ ری پبلکن پارٹی کے امیدوار بن جائیں۔ لیکن آئزن ہاور نے یہ اپیل منظور نہ کی۔ بعد ازاں یورپ کے اعلیٰ اتحادی کمانڈر کی حیثیت سے انہوں نے صدارت کے لئے دونوں جماعتوں کے اصرار پر بھی انکار کیا۔

اوائل جنوری ۱۹۵۲ء تک وہ ہر پیشکش ٹھکراتے ہی رہے۔ بعد ازاں امریکی سینٹ کے رکن ہنری کیبٹ لاج جونیئر نے اعلان کیا۔ کہ جنرل آئزن ہاور نے فوجی ضابطوں کی حدود میں رہتے ہوئے ری پبلکن پارٹی کا امیدوار بننا منظور کر لیا ہے اور کہا ہے کہ وہ خود تو کسی عہدہ کے لئے کوشش نہیں کریں گے لیکن پارٹی اور عوام کی طرف سے سیاسی خدمت کے مطالبے کو ایک اعلیٰ ترین فرض خیال کریں گے۔ اس کے جلد ہی بعد آئزن ہاور نے اوقیانوسی فوجوں کے کمانڈر کے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا اور امریکہ واپس آ گئے!

دریں اثنا امریکہ میں مقامی طور پر لوگوں کی جو رائے معلوم کی گئی۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ عوام کی بھاری اکثریت آئزن ہاور کو صدر بنانے کی حامی ہے۔ ابھی امیدوار کی حیثیت سے آئزن ہاور کے نام کا اعلان نہیں کیا گیا تھا کہ امریکہ میں سینکڑوں کلب قائم ہو گئے۔ جو آئزن ہاور کی صدارت کے لئے جدوجہد کرنے لگے۔

نامزدگی کے لئے آئزن ہاور کا نام جولائی ۱۹۵۲ء کے ری پبلکن کنونشن میں پیش ہوا۔ پہلی رائے شماری میں تو انہیں ۹ ووٹ کم ملے۔ لیکن دوسری رائے شماری میں وہ بھاری اکثریت سے کامیاب قرار دے دیئے گئے۔

آئزن ہاور نے ڈیموکریٹک پارٹی کے امیدوار ایڈلائی سٹیونسن کے خلاف مہم شروع کی اور نومبر میں انہیں ساٹھ لاکھ سے زائد ووٹوں سے شکست دی۔ اس الیکشن کو اس لحاظ سے بڑی امتیازی حیثیت حاصل تھی۔ کہ امریکی تاریخ میں اس سے قبل لوگوں نے اتنی بھاری تعداد میں کبھی ووٹ نہیں دئے تھے مجموعی طور پر چھ کروڑ دس لاکھ سے زیادہ ووٹ ڈالے گئے۔

صدر منتخب ہونے سے بہت پہلے آئزن ہاور خارجہ معاملات میں گہری دلچسپی لینے لگے بین الاقوامی فوجوں کے کمانڈر کی حیثیت سے ان کے تجربہ کی نوعیت سفارتی بھی تھی۔ اور فوجی بھی۔ وہ دوسرے ملکوں میں امریکی اعلانات اور اقدامات کی فوری اور مستقل اہمیت سے آگاہ ہو چکے تھے۔ اس شعبہ میں ان کے نظم و نسق کو دوسری جماعتوں کی مضبوط حمایت حاصل ہوئی۔ جو ان کی متعدد کامیابیوں کا موجب ہوئی۔ ان کی سب سے پہلی کامیابی یہ تھی۔ کہ جنگ کوریا کے بعد صلحنامے پر دستخط ہو گئے جس کے لئے کئی سالوں سے بات چیت کا سلسلہ جاری رہا تھا۔ دوسری کامیابی یہ تھی۔ کہ ہند چینی میں فرانس کی ویٹ نامی حکومتوں اور چین سے امداد حاصل کرنے والے ہوچی منہ کے کمیونسٹ باغیوں میں سمجھوتہ ہو گیا۔ جن تیسرے مقام پر کشیدگی کم ہوئی وہ تائیوان (فارموسا) کا علاقہ ہے۔ کمیونسٹوں نے یہ عہد کر رکھا تھا کہ بات چیت ناکام رہی۔ تو وہ یہ علاقہ قوت کے بل پر حاصل کر لیں گے۔ گو یہ تنازعہ ابھی مستقل طور پر ختم نہیں ہوا۔ لیکن کسی حد تک امن و سکون ضرور قائم ہو گیا ہے۔

ابتداء میں ایک فوجی اور بعد ازاں بعد ازاں صدر کی حیثیت سے آئزن ہاور کے بارے میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ دوسروں کو اپنا ہم خیال بنانے اور اختلافات کی بجائے نظریات میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی بڑی صلاحیت رکھتے ہیں۔ جب وہ نازیوں کے خلاف مشترکہ اتحادی فوجوں کی کمان کر رہے تھے۔ اور اس کے بعد جب وہ اوقیانوسی تنظیم کے کمانڈر تھے۔ تو چودہ ممبر ملکوں کے فوجی دستوں میں خوشگوار رکھنے کے لئے ان کی معاملہ فہمی اور فراست بہت کام آئی ممبر ملکوں کے دستوں نے صدر کی ان صلاحیتوں کا اعتراف کیا۔

جب وہ صدر بنے تو بین الاقوامی کشیدگی کم کرنا اور دیرپا امن کے لئے جدوجہد کرنا ان کے نظم و نسق کا اولین مقصد بن گیا۔ اپنی صدارت کے ابتدائی ایام میں انہوں نے اس دولت کا ذکر کیا جسے دنیا اسلحہ پر صرف کر رہی تھی۔ آپ نے فرمایا "یہ دنیا اپنے خون پسینہ کی کمائی اور اپنے سائنسدانوں کی صلاحیتیں اور اپنے بچوں کی امیدیں ضائع کر رہی ہے۔ یہ کوئی قابل تعریف اسلوب زندگی نہیں ہے۔ یہ انسانیت کو سولی پر لٹکانا ہے"

صدر آئزن ہاور نے دسمبر ۱۹۵۳ء میں اقوام متحدہ سے خطاب کرتے ہوئے اس خیال کو ماننے سے انکار کر دیا کہ دو ایٹمی حکومتیں اس خائف و لرزاں نظام کائنات میں ایک دوسری کو غیر معین عرصہ تک نقصان پہنچانے کے ارادہ سے دیکھتی رہیں گی۔ انہوں نے یہ تسلیم کرنے سے بھی انکار کیا کہ انسانیت کو کئی قرنوں کے بعد جو گرانقدر میراث ملی اس کی تباہی ناگزیر ہے صدر نے کہا کہ نسل انسانی کا کوئی باشعور رکن ایسی تباہی میں اپنی نصرت و کامیابی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

اہل امریکہ کی روایات یہ رہی ہیں کہ انہوں نے حکومت کی سربراہی کے لئے غیر فوجی شخصیتوں کو ہی ترجیح دی ہے۔ لیکن ایک فوجی رہنما کی حیثیت سے صدر نے جو طویل تربیت حاصل کی تھی اس نے آئزن ہاور میں نظم و نسق کی بہت سی صلاحیتیں پیدا کر دی تھیں، اس سے قبل امریکہ کے جو ۳۳ صدر برسراقتدار آئے ان میں سے سترہ صدر فوجی خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔ لیکن ان میں سے صرف پانچ کو فوجی لیڈروں کے طور پر نمایاں شہرت حاصل ہوئی

پتہ جات مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل موصی احباب کے موجودہ پتہ کا اگر کسی صاحب کو علم ہو۔ یا خود موصی اس اعلان کو پڑھیں تو وہ دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ وصیت کے بارہ میں ان سے ضروری خط و کتابت کرنی ہے۔

نام	نمبر وصیت	ولدیت	سابقہ سکونت
۱۔ قریشی محمد عثمان صاحب	۸۵۲۲	قریشی قادر بخش صاحب	کھرپیڑ ضلع لاہور
۲۔ شیخ محمد ابراہیم صاحب	۸۶۰۳	شیخ رحمۃ اللہ صاحب	اوکاڑہ ضلع منٹگمری
۳۔ ملک محمد نذیر صاحب	۱۰۴۵۳	ملک خدا بخش صاحب	کوٹھی نواب محمد ٹوانہ ضلع سرگودھا
۴۔ ملک عبد الجبار صاحب	۱۰۸۸۲	ملک عبد القادر صاحب	کراچی
۵۔ عبد الحی صاحب	۱۰۹۰	میاں عطا محمد صاحب	ڈنگہ ضلع گجرات

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ضروری اعلان

بعض بیرونی ممالک بالخصوص افریقہ اور مشرق بعید کے بعض ممالک میں مندرجہ ذیل کوالیفیکیشن رکھنے والے احباب کی ضرورت ہے۔ جو احباب ان ممالک میں جانا چاہیں وہ اپنے ناموں اور تفصیلی کوائف سے دفتر ہذا کو مطلع کریں۔ (۱) بی۔ اے (فرسٹ کلاس) (۲) بی۔ اے۔ بی۔ ٹی (۳) ایم۔ اے (سیکنڈ کلاس) (۴) ڈاکٹر (ایم۔ بی۔ بی۔ ایس)

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

فوت شدہ موصی احباب کے کتبوں کی عبارت کے متعلق

بعض احباب اپنے فوت شدہ موصی عزیزوں یا بزرگوں کی قبروں پر خود کتبے بنوا کر لگواتے ہیں۔ ایسے دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو عبارت وہ کتبہ پر لکھوانا چاہیں۔ اس کی منظوری مجلس کارپرداز سے حاصل کرنا ضروری ہے۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

بقیہ صفحہ (۵)

خدام الاحمدیہ کا سال رواں کا پروگرام

(۲) خدام میں غور و فکر کا مادہ پیدا کیا جائے۔ مختلف قسم کے علمی و ادبی سوال خدام کے روبرو پیش کر کے ان کو سوال مذکورہ پر اظہار خیال کا موقع دیا جائے۔

(۳) سال میں کم از کم دو دفعہ ہر مجلس مقامی طور پر تمام خدام کی ذہنی استعداد کا امتحان جنرل معلومات اور عام دینی معلومات سے متعلقہ سوال کر کے (ایسے امتحان کی بہترین صورت خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں ہر سال پیش کی جاتی ہے۔ جملہ قائدین و زعماء امتحان لیتے وقت اس کا ضرور لحاظ رکھیں) اور اس کی تفصیلی رپورٹ دفتر مرکزیہ میں بھجوا دے۔ رپورٹ کا بھجوانا اشد ضروری ہے۔

صحت جسمانی

(۱) جملہ مجالس کے عہدیداران مقامی طور پر خدام کی کھیلوں کا انتظام کریں۔ اور خدام کو تلقین کرتے رہیں۔ کہ وہ کھیلوں میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی لیں۔ خصوصاً وہ کھیلیں جو مثلاً کرکٹ زیادہ مقبولیت حاصل کرتی جا رہی ہیں۔ ان کی طرف زیادہ توجہ دی جائے۔ تا احمدی نوجوان اپنے علمی معیار کے ساتھ ساتھ اپنے جسمانی قویٰ میں بھی کسی سے پیچھے نہ رہنے پائیں۔

(۲) ہر مجلس سارا سال کوشش کرتی رہے۔ کہ اس کے تمام خدام تیراکی اور کشتی رانی سیکھ لیں۔ اور اگر انتظام ہو سکے تو گھوڑ اسواری اور موٹر ڈرائیوری بھی سیکھ لیں۔

(۳) تمام خدام کا طبی معائنہ سال میں کم از کم ایک بار ضرور کروایا جاوے۔

(۴) ربوہ روئنگ کلب چونکہ تمام خدام کی کلب ہے۔ اس لئے اس کو مضبوط تر بنانے کی ہر مجلس کوشش کرے۔ بیرونی مجالس یہ کوشش اس طرح کر سکتی ہیں۔ کہ مرکزی کلب میں اپنے نام سے ایک کشتی حاصل کریں۔ جیسا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے کشتی کی قیمت مرکز کو بھجوا کر اپنی ایک کشتی جس کا نام ہی "Karachi Boat" ہے۔ حاصل کر لی ہے۔

(۵) تمام مجالس اپنے کھلاڑی خدام کے مکمل کوائف سے مرکز کو اطلاع دیں۔ دفتر مرکزیہ ہر "گیم" کے کھلاڑیوں کے کوائف جمع کر رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کبھی ان کوائف کو اجتماعی طور پر شائع کرنے کا انتظام کیا جاوے۔

(کوائف کی تفصیل اخبار الفضل مورخہ ۱۱ر فروری ۱۹۵۶ء میں آ چکی ہے)

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلیٰ سفارتی نمائندوں کی کانفرنس

کراچی ۱۶ر فروری۔ مشرق وسطیٰ میں پاکستان کے اعلیٰ سفارتی نمائندوں کی کانفرنس کا کل دوسرا دن تھا اجلاس تیسرے پہر وزیر خارجہ مسٹر حمید الحق چوہدری کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جو تین گھنٹے تک جاری رہا۔ یہ کانفرنس کل ختم ہو جانی تھی۔ لیکن تمام امور پر غور نہیں ہو سکا۔ اس لئے آج صبح ساڑھے نو بجے پھر کانفرنس کا اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔

دستوریہ نے سات اور اختلافی دفعات منظور کر لیں

مسودۂ آئین کی صرف تیس ۳۰ دفعات کی منظوری باقی ہے

کراچی ۱۶ر فروری مجلس دستور ساز میں عوامی لیگ پارٹی نے کل مشرقی و مغربی پاکستان میں مساوی نمائندگی کے اصول کی سخت مخالفت کی اور اسے پاکستان کی سالمیت کے لئے زبردست خطرہ قرار دیا ہے

مساوی نمائندگی کا مسئلہ تیسرے پہر دستوریہ میں قومی اسمبلی کی ہیئت ترکیبی کے متعلق مسودۂ آئین کی دفعہ ۴۳ پر بحث کے دوران اٹھایا گیا۔ اس دفعہ میں یہ کہا گیا کہ قومی اسمبلی کے ایوان کی نصف نشستیں مغربی پاکستان اور نصف مشرقی پاکستان کے نمائندوں سے پر کی جائیں گی۔ عوامی لیگ کا مطالبہ تھا۔ کہ ۱۶۵ نشستیں مشرقی پاکستان اور ۱۳۵ مغربی پاکستان کے لئے مخصوص کی جائیں۔ عوامی لیگ نے محض اس بنا پر مساوی نمائندگی کا اصول منظور کیا تھا کہ صدر اور وزیر اعظم کے عہدے مشرقی و مغربی پاکستان میں تقسیم کئے جائیں۔ لیکن اب اس شرط کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔

سردار امیر اعظم خان نے کہا کہ عوامی لیگ نے مساوی نمائندگی کا اصول تسلیم کرتے وقت کوئی شرط عائد نہیں کی تھی۔

پیر علی محمد راشدی نے کہا کہ وفاقی نظام حکومت میں آبادی کی بنیادوں پر نمائندگی نہیں ہوتی بلکہ صرف وحدانی نظام حکومت میں ہوتا ہے۔ آپ نے کہا وفاق میں اجزائے ترکیبی کو مساوی نمائندگی حاصل ہوتی ہے۔

سات اور دفعات منظور

مجلس دستور ساز نے کل سات اور اختلافی دفعات منظور کر لیں۔ اب صرف تیس دفعات باقی رہ گئی ہیں۔ ایک ایزادی دفعہ (۳۴۔الف) بھی منظور کر لی گئی۔ یہ دفعہ "صوبائی یا مرکزی حکومت کے خلاف مقدمہ کرنے کے حق کے تحفظ" سے متعلق ہے۔

آج جو سات دفعات منظور کی گئی ہیں وہ یہ ہیں

(۱) قومی اسمبلی کی ہیئت ترکیبی (۲) بلوں کی منظوری کے متعلق صدر کا اختیار (۳) وفاقی یا صوبائی حکومتوں کی طرف سے ان کے خلاف مقدمہ کرنے کے حق کا تحفظ (۴) انتخابی کمشنروں اور علاقائی انتخابی کمشنروں کے تقرر کی شرائط (۵) عالی کورٹ کے ججوں کا معیار قابلیت (۶) پبلک سروس کمشن کے ممبروں کی علیحدگی اور (۷) وفاق پاکستان کی طرف سے یا اس کے خلاف آئینی کارروائی +

آتشزدگی سے ایک ہزار مکان تباہ

استنبول ۱۶ فروری۔ کل ترکیہ کے ایک شہر گوریز میں آتشزدگی کی خوفناک واردات سے ایک ہزار مکان راکھ کا ڈھیر بن گئے۔ اس حادثے میں ہلاک ہونے والوں کی صحیح تعداد کا اب تک اندازہ نہیں لگایا جا سکا۔ لیکن جب بے گھر افراد نے دوسری جگہوں پر پناہ لی تھی۔ ان میں سے ۲۰ دم گھٹنے یا جل جانے کی وجہ سے جاں بحق ہو گئے تھے۔ آگ کی ابتدا ایک مکان سے ہوئی۔ جسے تیز ہواؤں نے بہت جلد سارے محلے میں پھیلا دیا۔

مغربی پاکستان کابینہ کا اجلاس

کراچی ۱۵ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ مغربی پاکستان کی کابینہ کا ایک اجلاس اس ماہ کے آخر میں کھپر منعقد ہو گا۔ خیال ہے کہ اس اجلاس میں مغربی پاکستان کے پہلے بجٹ سے متعلقہ امور پر غور کیا جائے گا۔

مغربی پاکستان کے وزیر تو فنانس سردار بہادر خان جو گذشتہ شب لاہور پہنچے ہیں سوموار ۲۰ فروری کو واپس کراچی آ جائیں گے۔ صوبہ کے دوسرے وزیر اور گورنر میاں مشتاق احمد گورمانی پہلے ہی کراچی میں موجود ہیں۔

دستوریہ کے سپیکر کراچی پہنچ گئے

کراچی ۱۶ فروری۔ مجلس دستور ساز کے سپیکر مولانا عبدالوہاب خاں جمیکا میں دولت مشترکہ کے ممالک کی پارلیمانی کانفرنس میں شرکت کے بعد کل کراچی واپس پہنچ گئے ہیں۔

درخواست دعا

محترم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب پنشنر حال نور ہسپتال ربوہ کو جنہیں پچھلے دنوں فالج کا حملہ ہوا تھا مورخہ ۱۴ فروری کو علاج کی خاطر سی۔ ایم ایچ لاہور لے جایا گیا۔ الحمد للہ کہ آج کسی قدر افاقہ ہے۔ لہذا احباب جماعت اور خصوصاً صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے ڈاکٹر صاحب کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

صاحبزادہ محمد طیب لطیف دار الصدر غربی ربوہ

(۲) میری پھوپھی فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ ٹھیکیدار شیخ دین صاحب لائلپور عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ کے ساتھ درازیٔ عمر عطا فرمائے آمین۔ امۃ الحفیظ بنت خیر دین مرحوم